فضائل صحابہ از مفتی احمد یار خان نعیمی بریلوی

جمع وترتیب؛ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

❁ مفتی احمد یار خان نعیمی بریلوی صاحب (۱۹۷۱ء) سورت بقرہ (۱۳۷) کے تحت لکھتے ہیں:

''اس سے معلوم ہوا کہ مؤمن وہ ہے، جس کا ایمان صحابہ کرام کی طرح ہو، جو ان کے خلاف ہو، کافر ہے۔ وہ حضرات ایمان کی کسوٹی ہیں۔''

(تفسیر نور العرفان، ص32)

❁ مفتی صاحب سورت بقرہ (۱۳) کے تحت لکھتے ہیں:

''اگر ﴿النَّاسُ﴾ سے مراد صحابہ ہوں، تو معلوم ہوا کہ ایمان وہی ہے، جو صحابہ کی طرح ہو، صحابہ ایمان کی کسوٹی ہیں، جس کا ایمان ان کے طرح نہیں، وہ بے ایمان ہے۔ اور اگر عام مسلمان مراد ہوں، تو معلوم ہوا کہ راستہ وہی برحق ہے، جو عام مؤمنین کا ہو۔ عام مسلمانوں کے راستہ پر چلنا چاہیے۔''

(تفسیر نور العرفان، ص5)

❁ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

''صحابہ کرام کے دشمنوں کا ہدایت پر آنا بہت مشکل ہے، رب نے خبر دے دی کہ ﴿فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ﴾۔''

(تفسیر نور العرفان، ص5)

❁ مفتی صاحب سورت حجرات (٦) کے تحت لکھتے ہیں:

''کوئی صحابی فاسق نہیں۔''

(تفسیر نور العرفان، ص823)

❁ مفتی صاحب سورت نساء (١١٣) کے تحت لکھتے ہیں:

''حضور کی تجلی حضور کے صحابہ پر بھی پڑی، کہ ان کا ایمان قطعی ہو گیا۔''

(تفسیر نور العرفان، ص152)

❁ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

''بیعت عقبہ اور بیعت رضوان والے سارے صحابہ رب کے پیارے مقبول بندے ہیں، جنہیں رب نے اس بیعت کا شرف بخشا، اسی بیعت کو یہاں نعمت اللہ فرمایا گیا، تیسرے یہ کہ ان سارے صحابہ نے ان بیعتوں کے سارے وعدے پورے کیے، وہ وعدے کے سچے تھے، کیونکہ رب نے یہاں ان کے وعدے بغیر تردید ذکر فرمائے۔''

(تفسیر نور العرفان، ص172)

❁ مفتی صاحب سورت بقرہ (١٢٩) کے تحت لکھتے ہیں:

''حضور کے پاس بیٹھنے والے سب پاک مومن ہوں، کوئی فاسق وفاجر نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص صحابہ کو فاسق وفاجر کہے، وہ ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کی قبولیت کا منکر ہے، جس خوش نصیب جماعت کو حضور جیسا مزکی اور پاک وصاف فرمانے والا معلم ملے، وہ جماعت کیسی پاک ہو گی!۔''

(تفسیر نور العرفان، ص30)

❁ مفتی صاحب سورت جمعہ (٣) کے تحت لکھتے ہیں:

''کوئی غیر صحابی مومن، خواہ کتنا ہی بڑی ولی ہو، صحابہ کے گرد ِقدم کو نہیں پہنچ سکتا۔''

(تفسیر نور العرفان، ص884)

❁ مفتی صاحب سورت توبہ (۱۱۷) کے تحت لکھتے ہیں:

''غزوہ تبوک والے سارے صحابہ کا جنتی ہونا قطعی اور یقینی ہے، جو اس میں شک کرے، وہ اس آیت کا منکر ہے۔''

(تفسیر نور العرفان، ص326)

❁ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

''صحابہ کرام کا جنگ اُحد میں بھاگ جانا گناہ نہ تھا، کیونکہ رب نے انہیں لغزش وخطا فرمایا، جو بغیر ارادہ واقع ہو جائے۔''

(تفسیر نور العرفان، ص110)

❁ مفتی صاحب سورت آل عمران (۱۵۲) کے تحت لکھتے ہیں:

''اُحد کی جنگ میں جن مؤمنوں کے قدم اکھڑ گئے، ان کی معافی ہوگئی، اب جو ان کے اس واقع کو ان کی توہین کی نیت سے بیان کرے، وہ بے ایمان ہے۔''

(تفسیر نور العرفان، ص109)

❁ مفتی صاحب سورت آل عمران (۱۵۳) کے تحت لکھتے ہیں:

''صحابہ کا فعل، حضور کا فعل ہے کہ پکارنے والے صحابہ تھے، مگر فرمایا گیا کہ تم کو رسول پکار رہے تھے۔''

(تفسیر نور العرفان، ص109)

❁ مفتی صاحب سورت حدید (۱۰) کے تحت لکھتے ہیں:

''کوئی مسلمان صحابی کے برابر نہیں ہوسکتا اور کسی مسلمان کا عمل صحابہ کی طرح

نہیں ہوسکتا، کیونکہ صحابہ کوحضور کی خدمت کا موقع ملا اور ان کے اعمال کی قبولیت کی سند رب کی طرف سے آ گئی......اے مسلمانو! اس اختلاف کی وجہ سے تم بعض صحابہ کی تنقیص نہ کرنا، ان کے درجے اگر چہ مختلف ہیں، مگر ان سب کا جنتی ہونا بالکل یقینی ہے، کیونکہ رب وعدہ فرما چکا ہے۔اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ تمام صحابہ عادل ومتقی ہیں، کیونکہ سب سے رب نے جنت کا وعدہ فرمالیا، جنت کا وعدہ فاسق سے نہیں ہوتا۔ جو تاریخی واقعہ ان میں سے کسی کا فسق ثابت کرے، وہ جھوٹا ہے، قرآن سچا ہے۔ دوسرے یہ کہ جو صحابہ بوقت مشکل خادم رہے، ان کا بڑا درجہ ہے، لہٰذا بی بی خدیجہ، صدیق اکبر بڑے درجے والے ہیں، کیونکہ آڑے وقت کے ساتھی ہیں، رب فرماتا ہے:
﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾۔''

(تفسیر نور العرفان، ص859)

❀ مفتی صاحب سورت فتح (۲۹) کے تحت لکھتے ہیں:

''حضور کے صحابہ خصوصا ابوبکر صدیق جو غار کے ساتھی اور قبر کے بھی ساتھی ہیں۔......سارے صحابہ کفار پر ایسے سخت ہیں، جیسے شیر شکار پر، خصوصا حضرت عمر فاروق کہ ان سے شیطان بھاگتا ہے، ان کے دل میں کفار ومنافقین سے کبھی الفت ہوسکتی ہی نہیں۔......سارے صحابہ ایک دوسرے پر ایسے مہربان ہیں، جیسے باپ بیٹے پر، یا مہربان بھائی اپنے ماں جائے پر، خصوصا حضرت عثمان غنی۔ خیال رہے کہ صحابہ کی آپس کی جنگیں اس مہربانی ومحبت کے خلاف نہیں، وہ جنگیں نفسانی نہ تھیں، اختلاف رائے کی بنا پر تھیں۔......سارے ہی

صحابہ عبادت گزار، شب بیدار ہیں، خصوصاً حضرت علی مرتضٰی۔ ان چار جملوں میں چار یار کی صفات بیان ہوئیں، معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کی مدح سنت الٰہیہ ہے اور ان کی بدگوئی طریقہ ابلیس ہے۔......حضور کے صحابہ کی مدح ومناقب توارات وانجیل میں بھی ذکر کی گئیں۔......صحابہ کرام کو کھیتی سے اس لیے تشبیہ دے، جیسے کھیتی پر زندگی کا دارومدار ہے، ایسے ہی ان پر مسلمانوں کی ایمانی زندگی کا مدار ہے۔ اور جیسے کھیتی کی ہمیشہ نگرانی کی جاتی ہے، ایسے ہی اللہ تعالیٰ ہمیشہ صحابہ کرام کی نگرانی فرماتا رہے گا، نیز جیسے کھیتی اولا کمزور ہوتی ہے، پھر طاقت پکڑتی ہے، ایسی ہی صحابہ کرام اولا بہت کمزور معلوم ہوتے تھے، پھر طاقت ور ہوئے۔......ایسے ہی صحابہ کی جماعت رب کو بڑی پیاری، بھلی معلوم ہوتی ہے، معلوم ہوا کہ صحابہ سے محبت سنت الٰہیہ ہے۔......معلوم ہوا کہ صحابہ سے جلنے والے سب کافر ہیں۔ قرآن کریم نے کسی اسلامی فرقے پر صراحتاً کفر کا فتویٰ نہ دیا، سوا دشمن صحابہ کے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی الفت ومحبت نصیب فرمائے، آمین۔ ......خیال رہے کہ ﴿مِنْهُمْ﴾ میں ﴿مِنْ﴾ بیانیہ ہے، ﴿مِنْ﴾ تبعیضیہ نہیں، کیونکہ سارے صحابہ مومن وصالح ہیں۔ رب فرماتا ہے: ﴿وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ رب نے سب سے جنت کا وعدہ فرما لیا۔......معلوم ہوا کہ صحابہ کا ثواب تمام مسلمانوں کے ثواب سے زیادہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ صحابی کا چار سیر جو خیرات کرنا تمہارے پہاڑ بھر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے۔''

(تفسیر نورالعرفان، ص821)

❁ مفتی صاحب سورت حشر (۸،۹) کے تحت لکھتے ہیں:

''یعنی ان مجبوروں کی ہجرت بھی اللہ ورسول کی رضا کے لیے ہے۔......یعنی ان مہاجرین کی ہجرت کا اصل مقصد اللہ ورسول کی مدد کرنا ہے۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ حضور کی مدد کرنا در پردہ رب کی مدد کرنا ہے۔ کیونکہ مہاجرین حضور کی مدد کے لیے آئے تھے، رب نے فرمایا: میری مدد کے لیے آئے۔ ......اس سے معلوم ہوا کہ خلفاء راشدین کی خلافت برحق ہے، کیونکہ ان خلافتوں کو سارے مہاجرین وانصار نے حق کہا اور وہ سب سچے ہیں۔ ......اس آیت میں انصار کی انتہائی مدح وثنا ہے۔ یہ حضرات دو قبیلے تھے، بنی اوس اور بنی خزرج۔ ......یعنی ان خوش نصیب لوگوں نے حضور کی ہجرت سے پہلے مدینہ طیبہ میں رہائش اختیار کی اور ایمان قبول کرلیا۔......یعنی مہاجرین کی آمد سے دل تنگ نہ ہوئے، بلکہ خوشی خوشی انہیں اپنا دائمی مہمان بنا لیا۔ اپنے مکانات، باغات میں انہیں نصف کا حصہ دار کرلیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام مہاجرین سے محبت کرنا کمال ایمان کی نشانی ہے۔ ......یعنی مہاجرین کو جو غنیمت وغیرہ سے زیادہ اموال دے دیے جاویں، تو انصار اس پر شک نہیں کرتے، حضور کے فیضِ محبت سے ان کے دل مَلکی بن چکے تھے، حسد، رشک، حرص سے پاک ہو چکے ہیں۔ ......اس طرح کہ خود بھوکے رہ کر مہاجر بھائی کو کھلا دیتے ہیں۔ یہ آیت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی، حضور کی بارگاہ میں ایک مسکین بھوکا حاضر ہوا، حضور نے فرمایا: جو اسے مہمان بنائے، اللہ اس پر رحمت نازل کرے۔ ابوطلحہ اسے اپنے گھر لے گئے۔ گھر میں بچوں

کے لیےتھوڑا کھانا تھا، باقی کچھ نہ تھا۔آپ نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ بچوں کو بہانہ سے بھوکا سلا دینا اور رات کو کھاتے وقت بہانہ سے چراغ گل کر دینا، چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔آپ مہمان کے ساتھ کھانے بیٹھے اور دکھانے کے لیے جھوٹ موٹ ان کے ساتھ کھاتے رہے، سب نے بھوکے رات گزار دی۔ اس بھوکے کا پیٹ بھر دیا۔ان کے حق میں یہ آیت کریمہ اتری۔ جب صبح کو سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے یہ آیت سنائی اور فرمایا: رب تم سے راضی ہوا۔(بخاری:۴۸۸۹، وغیرہ۔از ناقل)......یعنی جس کا نفس لالچ سے پاک وصاف رکھا گیا، وہ بہت کامیاب ہے، جیسے تمام صحابہ،خصوصا انصار،معلوم ہوا کہ صحابہ کی آپس کی جنگیں دنیاوی لالچ کے لیے نہ تھیں، بلکہ اختلاف رائے کی بنا پر۔......یعنی تمام صحابہ وانصار اور سلف صالحین کو۔اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ صرف اپنے لیے دعا نہ کرے،سلف کے لیے بھی کرے۔......معلوم ہوا کہ مؤمن کی پہچان یہ ہے کہ تمام صحابہ اور اہل بیت سے اچھی عقیدت رکھے اور ان کے لیے دعاء مغفرت کرے۔جس کے دل میں کسی صحابی سے عداوت ہے، وہ مؤمن نہیں۔......اس سے معلوم ہوا کہ مؤمنین کی تین جماعتیں ہیں؛ مہاجرین، انصار، ان کے دعا گو مؤمن۔لہذا روافض اور خوارج ان تینوں سے خارج ہیں، کیونکہ اس آیت میں صحابہ کے بعد والے مؤمنوں کی علامت یہ بتائی گئی کہ وہ اہل بیت اور صحابہ کے دعا گو ہیں اور ان کے سینے عام مسلمانوں،خصوصا صحابہ کے لیے پاک ہیں۔''

(تفسیر نور العرفان،ص873)

❁ مفتی صاحب سورت انفال (۴) کے تحت لکھتے ہیں:

''یہ تمام صفات سارے صحابہ میں موجود ہیں، لہٰذا وہ قرآن کی گواہی سے مؤمن برحق ہیں، جو ان میں سے کسی کے ایمان میں شک کرے، وہ اس آیت کا انکار کررہا ہے۔''

(تفسیر نورالعرفان، ص282)

❁ مفتی صاحب سورت حجرات (۳) کے تحت لکھتے ہیں:

''صحابہ کرام کے دل رب نے تقویٰ کے لیے پرکھ لیے ہیں، جو انہیں فاسق مانے، وہ اس آیت کا منکر ہے۔''

(تفسیر نورالعرفان، ص822)

❁ مفتی صاحب سورت فتح (۲۶) کے تحت لکھتے ہیں:

''وہ تمام حضرات مخلص مومن تھے، کیونکہ یہ سکینہ سب پر اترا۔ جو یہ کہے کہ اس جماعت میں صرف حضرت علی مومن تھے، وہ ان تمام آیات کا منکر ہے۔ اگر وہ حضرات مومن نہ تھے، تو پھر دنیا میں کوئی مومن نہیں، ہم سب ان کے صدقہ سے مومن ہیں۔......حضور کے صحابہ تمام خلق سے افضل ہیں بعد انبیاء۔ اور کوئی غیر صحابی مومن صحابی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔...... کیونکہ رب تعالیٰ نے ان بزرگوں کو اپنے محبوب کی صحبت، قرآن کریم کی خدمت، دین کی حفاظت کے لیے چنا ہے۔ اگر ان میں کچھ بھی نقصان ہوتا، تو اس پاکوں کے سردار محبوب کی ہم راہی کے لیے ان کا چناؤ نہ ہوتا۔ موتی ہر ڈبیہ میں نہیں رکھا جاتا، اس کے لیے ایک خاص قیمتی ڈبہ ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ کلمہ تقویٰ سے مراد کلمہ طیبہ ہے،

یا وفا داری یا ہر قسم کی ظاہری و باطنی پرہیز گاری۔اس سے معلوم ہوا کہ کوئی صحابی فاسق نہیں، تمام متقی و عادل ہیں، جو انہیں فاسق کہے، وہ اس آیت کا منکر ہے۔رب تعالیٰ جس کے ساتھ تقویٰ پرہیز گاری لازم کردے، اسے جدا کرنے والا کون؟''

(تفسیر نور العرفان، ص820)

❁ مفتی صاحب سورت بقرہ (۲) کے تحت لکھتے ہیں:

''قرآن میں شک نہ ہونا اس وقت درست ہوگا، جب حضرت جبرائیل میں، حضور ﷺ میں اور صحابہ میں شک نہ ہو۔ کیونکہ جبرائیل قرآن کو رب سے لینے والے، حضور جبرائیل سے لینے والے اور صحابہ حضور سے لینے والے۔ اگر ان تین جگہوں میں کہیں شک ہو جاوے، تو قرآن مشکوک ہوگا، تو جو صحابی کو فاسق مانے، وہ قرآن کو یقیناً نہیں مان سکتا، کیونکہ پھر شبہ ہوگا کہ شاید صحابی نے قرآن میں خیانت کر لی ہو، لہٰذا صحابہ کا متقی ماننا اتنا ہی ضروری ہے، جتنا حضرت جبرائیل یا حضور کو ماننا۔''

(تفسیر نور العرفان، ص3)

❁ مفتی صاحب سورت بینہ (٦) کے تحت لکھتے ہیں:

''ہر قسم کے کفر کی سزا دوزخ میں ہیشگی ہے۔ اللہ کا منکر، نبی کا منکر، قرآن کا انکاری اور صحابہ، اہل بیت کا دشمن، اس عذاب میں یکساں ہیں۔

(تفسیر نور العرفان، ص957)

❁ مفتی صاحب سورت توبہ (۱۰۰) کے تحت لکھتے ہیں:

''سابقین اولین یا وہ حضرات صحابہ ہیں، جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں، یا اہل بدر یا بیعت رضوان والے۔ سب سے پہلے حضرت

خدیجہ ایمان لائیں اور مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق اور بچوں میں حضرت علی مرتضی۔ اس سے معلوم ہوا کہ پرانا مسلمان ہونا بھی اچھی صفت ہے اور آڑے وقت میں حضور کی خدمت کرنی بڑی فضیلت کا باعث ہے۔ ...... قیامت تک کے تمام وہ مسلمان، جو مہاجرین وانصار کی اطاعت وپیروی کرنے والے ہیں، یا باقی صحابہ کرام، ان سب سے اللہ راضی ہے، مگر اگلے امام ہیں اور پچھلے مقتدی۔ اس (آیت) سے تین مسئلے معلوم ہوئے؛ ایک یہ کہ قیامت تک وہی مسلمان حق پر ہیں، جو تمام مہاجرین وانصار صحابہ کے پیروکار ہیں، لہٰذا روافض وخوارج باطل پر ہیں، دوسرے یہ کہ ہر متقی سنی مسلمان کو رضی اللہ عنہ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابہ کے لیے خاص نہیں۔ تیسرے یہ کہ جب رب تعالیٰ صحابہ کے غلاموں سے راضی ہے، تو خود صحابہ سے کتنا راضی ہوگا!۔ اس (آیت) سے چند مسائل ثابت ہوئے، ایک یہ کہ سارے صحابہ عادل ہیں، جنتی ہیں، ان میں کوئی گناہ گار فاسق نہیں، دوسرے یہ کہ کوئی مومن صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا، کہ ان کے جنتی ہونے کا وعدہ الٰہی ہو چکا، تیسرے یہ کہ جو تاریخی واقعات یا روایت ان میں سے کسی کا فسق ثابت کرے، وہ مردود ہے، کہ اس آیت کے خلاف ہے۔ صحابہ کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے، ان میں سے بعض کے فضائل خصوصی منقول ہیں، مگر کل کے لیے یہ آیت ہے، جیسے حضرات انبیا۔"

(تفسیر نور العرفان، ص322)

❁ مفتی صاحب سورت احزاب (۲۳) کے تحت لکھتے ہیں:

''جومردود کہے کہ صحابہ کرام حضور کے پردہ فرمانے کے بعد ایمان سے پھر گئے اور انہوں نے اپنا دین تبدیل کر دیا، وہ اس آیت کا منکر ہے۔ ان کے متعلق رب تعالیٰ نے اعلان فرما دیا کہ یہ حضرات بالکل نہ بدلے۔''

(تفسیر نور العرفان، ص671)

❁ مفتی صاحب سورت ہمزہ (۴) کے تحت لکھتے ہیں:

''روافض ابوجہل، اخنس بن شریق وغیرہ کفار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صحابہ کو عیب لگاتے ہیں، ان کی سزا بھی ان جیسی ہی ہے۔''

(تفسیر نور العرفان، ص961)

❁ مفتی صاحب سورت نصر (۲) کے تحت لکھتے ہیں:

''اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ صحابہ صرف پانچ یا سات نہیں، بلکہ ہزاروں ہیں، کہ انہیں رب نے افواج فرمایا۔ دوسرے یہ کہ فتح مکہ اور بعد فتح ایمان لانے والوں کا ایمان قبول ہوا، اس میں ابوسفیان، امیر معاویہ، حضرت وحشی وغیرہ، سب ہی شامل ہیں۔ یہ سب لوگ صحیح الایمان تھے، رب نے ان کی داخل ایمان ہونے کی گواہی دی، تیسرے یہ کہ یہ لوگ بعد بھی دین پر قائم رہے، کیونکہ ان کا دین میں داخل ہونا اس آیت سے ثابت ہے، مگر دین سے نکل جانا کسی شخص سے ثابت نہیں، نیز اگر یہ لوگ مرتد ہونے والے ہوتے، تو رب تعالیٰ ان کے ایمان کو اس شاندار طریقہ سے بیان نہ فرماتا۔ اس سے وہ روافض عبرت پکڑیں، جو کہتے ہیں کہ سوائے پانچ حضرات کے باقی تمام صحابہ منافقت سے ایمان لائے اور حضور کے بعد مرتد ہو گئے۔ یاد رہے کہ صحابہ کی

تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے، اصحاب بدر تین سو تیرہ، خلفائے راشدین چار، جیسے تعداد انبیاء ورسل ومرسلین۔ نیز مکہ فتح ہوتے ہی آپ دیکھیں گے کہ اہل عرب ہرطرف سے فوج درفوج آپ کی خدمت میں آکر کلمہ پڑھیں گے، اس سے پہلے ایک ایک، دو دو آدمی ایمان لاتے تھے، چنانچہ بعد فتح مکہ بنی اسد، بنی فزارہ، بنی مرہ، بنی کنانہ، بنی ہلال، بنی تمیم، قبیلہ ابوالقیس، بنی طی کے لوگ، یمن، شام، عراق، طائف سے، سارے مکے والے جوق در جوق آئے اور اسلام لائے۔''

(تفسیر نورالعرفان، ص964)

❁ مفتی صاحب سورت آل عمران (۱۷۸) کے تحت لکھتے ہیں:

''اے صحابہ! یہ حال رہے گا نہیں کہ منافق ومومن ملے جلے رہیں، بلکہ عنقریب اللہ کے رسول منافقوں کو چھانٹ کر دکھا دیں گے باذن اللہ۔ اب جو کہے کہ معاذ اللہ! اکثر صحابہ چھپے ہوئے منافق تھے، جو حضور کے بعد خلیفہ بھی بن گئے، وہ اس آیت کا منکر ہے۔ حضور نے وفات سے بہت پہلے مخلص، منافق علیحدہ کر کے دکھا دیے تھے۔......اسی طرح کہ نبی ﷺ کو ان منافقوں کے رسوا فرمانے کی اجازت دے دے گا، پھر حضور ان کی پردہ پوشی نہ فرمائیں گے، اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ بھی ہر کافر، مومن ومنافق کو پہچانتے تھے، پھر حضور ﷺ کی پہچان کا کیا پوچھنا! اب جو کہے کہ حضور کو مخلص ومنافق کی پہچان نہ تھی، وہ اس آیت کا منکر ہے۔ اس آیت کا ظہور اس طرح ہوا کہ حضور ﷺ نے ایک مجلس میں منافقوں کو نام بہ نام پکار کر نکال دیا تھا۔ جس سے ان کا نفاق خوب

کھل گیا۔''

(تفسیر نور العرفان، ص115)

❀ مفتی صاحب سورت نساء (۱۵۲) کے تحت لکھتے ہیں:

''حضور ﷺ کے تمام صحابہ واہل بیت کو ماننا ضروری ہے، بعض کو حد سے بڑھا دینا اور بعض کا دشمن ہو جانا یہود کی سی بے ایمانی ہے۔''

(تفسیر نور العرفان، ص161)

❀❀❀❀❀❀❀